لیے ایک موقع تھا کہ وہ ماضی، حال اور مستقبل میں اپنے ثقافتی مشن کی کارکردگی کا جائزہ لیں۔ اس قسم کے عمومی ثقافتی تبادلہٗ خیال کے اجتماعات ڈبلیو ایس سی ایف کے باضابطہ پروگرام ہیں جو عموماً ہر دو سال کے بعد منعقد کیے جاتے ہیں۔

ڈبلیو ایس سی ایف کی شاخ برائے مشرقِ وسطیٰ کے علاقائی سیکرٹری زاہی آذر نے اجتماع کو عرب عیسائیت اور ثقافت کے موضوع سے متعارف کرایا۔ جبل لبنان کے اسقفِ اعظم جارج خودر (GEORGE KHODR) نے اسی موضوع پر اور اسلام کے ساتھ عرب عیسائیوں کے تعلق کے بارے میں اہم تقریر کی۔ صیدا میں یونانی کیتھولک چرچ کے فادر سلیم غزل نے عرب عیسائیوں کی ثقافتی وابستگی کے مسئلے پر ایک مقالہ پیش کیا۔ عربی میں ایم ای سی سی کے خبرنامے کے ایڈیٹر جارج نصیف نے 1850ء - 1950ء کے دوران میں عربوں کی نشاۃ ثانیہ میں عرب عیسائیوں کے کردار کا تاریخی جائزہ پیش کیا۔ لبنان میں یونانی آرتھوڈوکس یوتھ موومنٹ کے موجودہ جنرل سیکرٹری شفیق حیدر نے اپنی تحریک کی تاریخ اور اس کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔

ان اور کئی دیگر مقالات پر ورکنگ گروپوں میں بھرپور بحث کی گئی جس کا مقصد یہ تھا کہ مقالات میں اٹھائے گئے بہت سے اہم مسائل کے سلسلے میں نتیجہ خیز مکالمے کو مزید فروغ دیا جائے۔ عرب نوجوانوں اور عرب عیسائیوں کو ان دنوں جس قسم کے روز افزوں سماجی، اقتصادی اور سیاسی دباؤ کا سامنا ہے۔ اس پسِ منظر میں حالیہ اجتماع سے، بلاشبہ ڈبلیو ایس سی ایف کی علاقے میں مضبوط ثقافتی اصابت اور وابستگی اجاگر ہوئی ہے۔ (رپورٹ ایم ای سی سی نیوز)

افریقہ

نائیجیریا: میتھوڈسٹ راہنما اور کیتھولک بشپ کا ملکی سیاست پر اظہارِ خیال

نائیجیریا میں ایسی قیادت کی تلاش جاری ہے جو اس تیسری جمہوریت میں امید اور اعتماد کی رُوح پھونک سکے۔ نائیجیریا کے میتھوڈسٹ چرچ کے اسقف، سنڈے مبانگ (SUNDAY MBANG) نے کہا ہے کہ نائیجیریا کی قیادت کا بحران فرامین جاری کرنے سے نہیں، بلکہ منتخب راہنماؤں کے روّیے میں تبدیلی کے ذریعے حل ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ "ہمیں اپنے روّیے،

قیادت کے انداز میں تبدیلی لانی چاہیے۔ اور یہ امید نہیں رکھنی چاہیے کہ فرامین کے ذریعے یہ مسئلہ حل ہوجائے گا۔" انہوں نے ماضی اور حال کے ملکی قائدین کو قیادت کے موجودہ بحران کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا کہ نائیجیریا کے عوام نسل در نسل اس بات میں یقین رکھتے ہیں کہ حکمرانوں کو ملک پر فرمانروائی کے بجائے اس کی راہنمائی کرنی چاہیے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ یہ رہنما حکومت کے مختلف شعبوں اور ایجنسیوں کو چلا رہے ہیں۔ اور جب تک راہنماؤں کا طرزِ حکمرانی تبدیل نہیں ہوتا۔ قوم ایک قابلِ اعتماد اور قابلِ قبول قیادت سے محروم ہی رہے گی۔

میتھوڈسٹ چرچ کے رہنما نے قائدین کو مشورہ دیا کہ وہ تنقید کو اچھے جذبے کے تحت قبول کریں۔ انہوں نے مسلح افواج پر تنقید کی کہ وہ قوم کے لیے سیاسی لحاظ سے سخت دردِ سر بنی ہوئی ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ نائیجیریا کے سیاسی منظر میں سب سے بڑا مسئلہ فوج ہے۔ اسے ملک پر حکومت کرنے کی تربیت نہیں دی گئی بلکہ اس کا اصل کام ملک کا دفاع کرنا ہے"۔

اسی ضمن میں اینوگو (ENUGU) کے کیتھولک بشپ ڈاکٹر مائیکل اینجا نے ملک کے صحافیوں پر زور دیا ہے کہ وہ معاشرے میں تبدیلی لانے کے لیے رائے عامہ کی بیداری کے ہتھیاروں کو استعمال میں لائیں۔ انہوں نے یہ اپیل ھولی گھوسٹ کیتھڈرل اینوگو میں ایک خطبے کے دوران میں کی۔ اس کا اہتمام انمبرا اسٹیٹ نائیجیرین یونین آف جرنلسٹس (ANAMBRA STATE NIGERIAN UNION OF JOURNALISTS) کے ہفتۂ صحافت کے موقع پر کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر اینجا نے صحافیوں کو یاد دلایا کہ وہ اپنے کام کی نوعیت کے لحاظ سے معاشرے میں پائی جانے والی برائیوں، کو کچھ دوسری شرائط عائد کیے بغیر، دور کرنے کے لیے زیادہ بہتر پوزیشن میں ہیں۔ انہوں نے کہا۔ "خدا نے آپ کو سہولتوں سے نوازا ہے تاکہ آپ ہمیں سچائی سے سرشار کریں۔ اور معاشرے میں انصاف، سچائی اور با اصول برتاؤ کو پروان چڑھا سکیں۔" این یو جے (NUJ) کی اس سالانہ تقریب میں صحافی اپنی کارکردگی کا جائزہ لیتے اور نئے پروگراموں کا آغاز کرتے ہیں۔

دریں اثنا بیافرا، کے سابق باغی رہنما امیکا اوڈمیگواوجوکو (EMEKA ODUMEGWU OJUKWU) کا کہنا ہے کہ جب تک نائیجیریا جنت نہیں بن جاتا۔ وہ سیاست سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ مسٹر اجوکو نے کہا۔ "میں ایک ایسی حکومت کو برسرِاقتدار دیکھنا چاہتا ہوں جو اپنے شہریوں کو خوفزدہ نہ کرے۔ ایک ایسی حکومت جو جائز ذرائع سے حاصل کردہ آمدنی سے جائز

زندگی گزارنے کی ضمانت مہیا کرے۔"

مسٹر اوجوکو نے نائیجیریا کے انتخابی کمیشن کی جانب سے 8 دسمبر کو ہونے والے بلدیاتی انتخابات کے لیے اختیار کردہ اوپن بیلٹ سسٹم پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے آگے بڑھنے کے بجائے پیچھے کی جانب ایک قدم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جوز (JOS) کے علاقے میں ممکنہ غلط گنتی اور دوبارہ گنتی نے مجوزہ سسٹم کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔(رپورٹ۔ اے پی ایس بلیٹن)

ایشیا

پاکستان: نوجوان عیسائیوں کی تربیت کے لیے حوصلہ افزائی

"مستقبل کا چرچ عوام الناس کا چرچ ہوگا۔ آئیے ہم ایسے نوجوان تیار کریں جو خداوند کے پاکستان میں عوامی مشنریوں کے طور پر کام کریں۔" یہ بات نیشنل یوتھ کے پادری فادر رحمت راجا نے ایک اخباری نمائندے کے سوال کے جواب میں کہی۔ جو اس نے پاکستان میں نوجوانوں سے متعلق ان کے تصور اور منصوبے کے بارے میں کیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ "نیشنل یوتھ کے پادری کی حیثیت سے میرا تصوّر یہ ہے کہ پاکستان میں نیشنل یوتھ سیکرٹریٹ اور نیشنل یوتھ میگزین کا لازماً اہتمام ہونا چاہیے"۔

انہوں نے کہا۔ "میری خواہش ہے کہ تمام حلقے کے نوجوان پادریوں میں ہم آہنگی پیدا ہو اور اس مقصد کے لیے دو روزہ دینیاتی کورس کا اہتمام کیا جائے۔ اسی طرح میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ مختلف امکانات کو زیر بحث لانے کے لیے ایشیا بھر کی سطح پر نوجوان پادریوں کے تصوّرات سے آگاہی حاصل کروں۔ انہوں نے کہا۔ "میرا تصوّر یہ ہے کہ نوجوان اپنی ثقافت اور مذہبی اقدار سے پوری طرح وابستہ ہوتے ہیں اور چرچ کے لیے کام کرنے کو ہمہ تن تیار رہتے ہیں"۔ انہوں نے مزید کہا۔ "پاکستان میں عیسائی نوجوانوں کے بارے میں میرا یہ بھرپور تاثر ہے کہ انہیں اپنے مذہب اور عیسائی قدروں کا گہرا علم ہونا چاہیے۔ وہ نئے خیالات اور بہتر معیارِ تعلیم سے مالا مال ہوں اور اپنی صلاحیتوں اور سچی لگن کے ذریعے معاشرے کو متاثر کریں۔" (رپورٹ۔ انٹر نیشنل فائڈز سروس)